

شکار کا ایک دودن بعد ملنا

قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ
أَرْضَنَا أَرْضٌ صَيْدٍ فَيَرُمِي أَحَدُنَا الصَّيْدَ فَيَعِيبُ عَنْهُ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ فَيَجِدُهُ
وَفِيهِ سَهْمُهُ.

قَالَ [إِنَّ هَؤُلَاءِ اللَّيْلِ كَثِيرَةٌ]. إِذَا وَجَدْتَ سَهْمَكَ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرَ
غَيْرِهِ [وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْءٌ] وَعِلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ فَكُلْهُ [مَا لَمْ يُنْتِنِ].

عدی بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہمارا علاقہ
شکاریوں کا ہے۔ تو ہم میں سے کوئی شکار کے لیے تیر چلاتا ہے تو وہ شکار ایک یا دو دن تک ملتا ہی نہیں،
پھر اگر وہ اپنا شکار پالے اور اس میں اپنا تیر دیکھے (تو کیا اسے کھالے)؟

آپ نے فرمایا: رات کو آوارہ (جانور) بہت ہوتے ہیں، اس لیے تم اگر اس میں اپنا تیر پاؤ اور
شکار کے جسم پر کسی اور چیز کا نشان نہ پاؤ اور یہ کہ اس میں سے کسی درندے نے نہ کھایا ہو اور تمہیں
یقین ہو کہ یہ جانور تمہارا تیر لگنے ہی سے مرا ہے تو اسے کھاؤ، جبکہ وہ گلنے سڑنے سے بدبودار نہ ہو گیا
ہو۔

ترجمے کے حواشی

۱۔ پچھلی روایت میں شکار سے متعلق اصولی مباحث سارے ہی بیان ہو گئے تھے۔ اس حدیث میں عدی بن حاتم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ایک عملی مسئلے کے بارے میں استفسار کیا کہ شکار کھانے کی اجازت کا حکم کیا اس شکار کے لیے بھی ہوگا جس کو ہمارا تیر لگے اور وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہو جائے، ڈھونڈتے ڈھونڈتے ایک یا دو دن گزر جائیں اور وہ مردہ حالت میں ملے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: ہاں وہ شکار جائز ہوگا، لیکن یہ دیکھ لینا کہ وہ صرف تمہارے شکار کرنے ہی سے مرا ہو، کسی اور چوٹ یا کسی درندے کے کھانے سے اس کی موت نہ ہوئی ہو۔

۲۔ انسانی فطرت میں پاکیزگی اور صفائی کا داعیہ رکھا گیا ہے۔ دین اسلام تزکیہ کا دین ہے، اس چیز کو ہمیشہ سامنے رکھتا ہے کہ ہم ان چیزوں سے بچیں جو پاکیزہ نہ ہوں۔ گلے سڑے جانور کو ہم مردار جیسا سمجھتے ہیں، اس لیے اس کو نہیں کھاتے۔ اسی مقصد سے قرآن مجید نے یہ حکم دیا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنَّكُمْ لَتُكْتَبُ لَكُمْ
تَعْبُدُونَ. (البقرہ ۲: ۱۷۲) (کی نعمتوں) کا شکر بھی ادا کرو۔

اس آیت میں پاکیزہ چیزوں کے کھانے کا حکم دیا گیا ہے، اس لیے بدبودار اور گلی سڑی چیزوں سے دور رہا جائے گا۔ اس حدیث میں یہی بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی کہ تم اس شکار کو اس وقت نہ کھانا، جب وہ گل سڑ کر بدبودار ہو گیا ہو۔

متن کے حواشی

۱۔ یہ روایت مسند احمد، رقم ۱۹۳۸۸ سے ہے۔ یہ روایت درج ذیل مقامات پر آئی ہے: سنن ابی داؤد، رقم ۲۸۴۹، ۲۸۶۱، ۲۸۵۳؛ السنن الکبریٰ، رقم ۲۸۱۲-۲۸۱۵؛ سنن النسائی، رقم ۴۳۰۳؛ صحیح مسلم، رقم ۱۹۳۱؛ مسند الامام احمد بن حنبل، رقم ۱۷۷۷، ۱۷۷۸؛ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۹۶۸۹، ۱۹۶۹۰؛ مصنف عبدالرزاق، رقم ۸۴۵۶، ۸۴۵۸، ۸۴۶۱۔

یہی مضمون کچھ مختلف طریقے سے اس طرح بھی آیا ہے:

”ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا کہ یا رسول اللہ، میرے پاس سدھائے ہوئے کتے ہیں، ان کے بارے میں دینی حکم بتائیے۔ آپ نے فرمایا: جو چیز تیرے یہ کتے تیرے لیے روک لیں، اسے کھا سکتے ہو۔ (کہتے ہیں) میں نے کہا: خواہ وہ شکار کو مار ڈالیں، آپ نے فرمایا: ہاں، اگرچہ وہ اسے مار ڈالیں۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے تیر کمان سے مارے گئے شکار کے بارے میں بھی بتائیے۔ آپ نے فرمایا: جو تیرا تیر تجھے دلا دے، وہ بھی کھاؤ تو اس آدمی نے پوچھا کہ خواہ وہ شکار تیر لگنے کے بعد غائب ہو گیا ہو۔ آپ نے فرمایا: ہاں، اگرچہ وہ غائب بھی ہو گیا، لیکن ایسا نہ ہو کہ اس میں تمہارے تیر کے علاوہ کسی اور تیر کا نشان ہو یا وہ گل سڑ گیا ہو۔“

یہ روایت اس طرح کے اسلوب میں ان مقامات میں آئی ہے: سنن النسائی، رقم ۴۲۹۶؛ سنن البیہقی الکبریٰ، رقم

۱۸۶۸۹-۱۸۶۹۰، ۱۸۶۹۲۔

۲۔ یہ اضافہ مصنف عبدالرزاق، رقم ۸۴۵۶ سے ہے۔ یہی بات اسی کتاب میں رقم ۸۴۶۱ میں مذکور ہے۔

۳۔ یہ اضافہ مسند احمد، رقم ۱۹۳۹۵ سے ہے۔ یہ بات مختلف الفاظ کے ساتھ ان روایتوں میں بھی آئی ہے: السنن

الکبریٰ، رقم ۴۸۱۴؛ مسند احمد، رقم ۱۹۳۹۵؛ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۹۶۹۰، ۱۹۶۸۴۔

۴۔ یہ اضافہ مسند احمد، رقم ۱۷۷۷۹ سے کیا گیا ہے۔